ذاکر اظہر عباس غالی کی جہالت کا پردہ چاک

رضی اللہ عنہ

کیا ابوبکر نے خیبر سے فرار کیا؟

از قلم

بدرِ منیر

علامہ منیر عباس چشتی

المقدمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رافضی ذاکر اظہر عباس آف راہ والی نے اپنے ایک بیان میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے متعلق کہا کہ خیبر سے بھاگ گئے تھے۔ استغفر اللہ

یہ ان لوگوں کی نری جہالت ہے جس کو یہ اپنی اعوام میں بانٹتے رہتے ہیں۔ ہم نے اس کو پچھلے عرصے میں چیلنج کیا کے لائیو آئیں اپنے دعوے کو ثابت کریں پہلے احد کے متعلق پھر خیبر پر۔

مگر اپنی جہالت اور رسوائی کو چھپاتے ہوئے ابھی تک سامرہ کی طرف گامزن ہیں۔

نا خنجر اٹھے گا نا تلوار ان سے

یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

ان تمام دشمنانِ صحابہ کرام کو ہم یہاں جواب دے رہے ہیں۔

اب اگر ان میں علمی جرات ہے تو خود ہماری تحریر کا رد کرے۔

کیا حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما نے خیبر سے فرار اختیار کیا؟

ذاکر اظہر عباس نے خیبر کا ذکر کرتے ہوئے اپنے اپنے جد کبیر سردار اعلی یہود کے نقشے قدم پر چلتے ہوئے علمی خیانت کی ہے ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خیبر سے فرار کیا۔ پہلے روایت دیکھیں پھر اس پر کلام کرتے ہیں

حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ، حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ، حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ بُرَيْدَةَ، حَدَّثَنِي أَبِي بُرَيْدَةُ، قَالَ: حَاصَرْنَا خَيْبَرَ، فَأَخَذَ اللِّوَاءَ أَبُو بَكْرٍ، فَانْصَرَفَ وَلَمْ يُفْتَحْ لَهُ، ثُمَّ أَخَذَهُ مِنَ الْغَدِ عُمَرُ فَخَرَجَ، فَرَجَعَ وَلَمْ يُفْتَحْ لَهُ، وَأَصَابَ النَّاسَ يَوْمَئِذٍ شِدَّةٌ وَجَهْدٌ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم: " إِنِّي دَافِعٌ اللِّوَاءَ غَدًا إِلَى رَجُلٍ يُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُولُهُ وَيُحِبُّ اللهَ وَرَسُولَهُ، لَا يَرْجِعُ حَتَّى يُفْتَحَ لَهُ " فَبِتْنَا طَيِّبَةٌ أَنْفُسُنَا أَنَّ الْفَتْحَ غَدًا، فَلَمَّا أَنْ أَصْبَحَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم، صَلَّى الْغَدَاةَ ثُمَّ قَامَ قَائِمًا، فَدَعَا بِاللِّوَاءِ وَالنَّاسُ عَلَى مَصَافِّهِمْ، فَدَعَا عَلِيًّا وَهُوَ أَرْمَدُ، فَتَفَلَ فِي عَيْنَيْهِ، وَدَفَعَ إِلَيْهِ اللِّوَاءَ، وَفُتِحَ لَهُ قَالَ بُرَيْدَةُ: وَأَنَا فِيمَنْ تَطَاوَلَ لَه.

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم لوگوں نے خیبر کا محاصرہ کیا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جھنڈا پکڑا لیکن وہ مخصوص اور اہم قلعہ فتح کئے بغیر واپس آ گئے، اگلے دن پھر حضرت عمرؓ نے جھنڈا پکڑا اور روانہ ہو گئے، لیکن آج بھی وہ قلعہ فتح نہ ہو سکا اور اس دن لوگوں کو خوب مشقت اور تکلیف کا سامنا کرنا پڑا، نبی ﷺ نے فرمایا کل میں یہ جھنڈا اس شخص کو دوں گا جسے اللہ اور اس کا رسول محبوب رکھتے ہوں گے اور وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہو گا اور فتح حاصل کئے بغیر واپس نہ آئے گا۔

چنانچہ ساری رات ہم اس بات پر خوش ہوتے رہے کہ کل یہ قلعہ بھی فتح ہو جائے گا، جب صبح ہوئی تو نماز فجر کے بعد نبی ﷺ کھڑے ہوئے اور جھنڈا منگوایا، لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے ہوئے تھے، نبی ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بلایا جنہیں آشوب چشم تھا، نبی ﷺ نے ان کی آنکھوں پر اپنا لعاب دہن لگایا اور جھنڈا ان کے حوالے کر دیا اور ان کے ہاتھوں وہ قلعہ فتح ہو گیا، حالانکہ اس کی خواہش کرنے والوں میں میں بھی تھا۔ (مسند احمد ۲۲۹۹۳)

جی قارئین کرام! اس روایت کے متن کو اگر آپ لوگ بنظر غائق دیکھیں تو اس کے متن میں آپ کو کہیں بھی نہیں ملے گا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ بھاگ کر واپس آئے۔

اگر محاصرہ کر کے واپس آنا بھاگنا یا قابل طعن ہے تو پھر تم رافضیوں کا یہ طعن تو بدرجہ اتم رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جاتا ہے استغفر اللہ۔

کیونکہ غزوہ طائف میں کچھ ایسا ہی ہوا۔

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ ، عَنْ عَمْرٍو ، عَنْ أَبِي الْعَبَّاسِ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو ، وَقَالَ مُرَّةُ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ ، قَالَ : حَاصَرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلَ الطَّائِفِ ، فَلَمْ يَنَلْ مِنْهُمْ شَيْئًا ، فَقَالَ : إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا ، فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ : نَرْجِعُ وَلَمْ نَفْتَتِحْهُ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أُغْدُوا عَلَى الْقِتَالِ ، فَغَدَوْا ، فَأَصَابَهُمْ جِرَاحٌ ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : إِنَّا قَافِلُونَ غَدًا ، فَأَعْجَبَهُمْ ذَلِكَ ، فَضَحِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(۳۸۱۰۷) حضرت ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے اہل طائف کا محاصرہ کیا لیکن آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ہاتھ ان میں سے کوئی بھی نہیں آیا تو آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا: ہم کل

واپس چلے جائیں گے۔ مسلمانوں نے عرض کیا۔ ہم واپس لوٹ جائیں گے حالانکہ ہم نے اس کو فتح نہیں کیا۔ اس پر جناب نبی کریم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: (چلو) صبح بھی لڑائی کر لو۔ چنانچہ صحابہ نے صبح قتال کیا تو انہی کو زخم پہنچ گئے۔ پھر رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ہم کل واپس روانہ ہو جائیں گے۔ تو یہ بات صحابہ کرام (کو پسند آئی۔ اس پر آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) مسکرا 39725 مصنف ابن ابی شیبہ حدیث نمبر

اس طرح مجلسی نے اپنی کتاب

بحار الأنوار - العلامة المجلسي - ج ٢١ - الصفحة 168) میں غزوہ طائف کا ذکر کیا۔

اب آتے ہیں اسکی سند کی طرف:

اگرچہ امام ابن ابی حاتم نے امام احمد بن حنبل سے اس کی توثیق نقل کی مگر امام احمد بن حنبل سے یہ بھی مروی ہے:

حُسَيْن بن وَاقد لَهُ أَشْيَاء مَنَاكِير (العلل ومعرفة الرجال لأحمد رواية المروذي وغيره صفحہ ۱۸۳)

عبد الله بن بُرَيْدَة الَّذِي روى عَنهُ حُسَيْن بن وَاقد مَا أنكرها (العلل لأحمد رواية ابنه عبد الله ٢-٢٢)

المسند المصنف المعلل کے محققین نے امام احمد بن حنبل کے اسی قول کی وجہ سے ضعیف ہونے کا حکم لگایا ہے (۴-۳۲۰)

حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے متعلق جو خیبر کی روایات ہیں ان کو بھی اپنی کتاب حسام المنیر میں میں جرح کر کے اڑایا ہے۔ اب جب ہم مزید اس میں اضافات کریں گے تو تو مزید تحقیقات بھی پیش کریں گے جس میں میون الکندی کے متعلق رافضیوں کی جہالت کا پردہ فاش ہو گا ان شاء اللہ۔